



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

میرا مسئلہ ہے کہ پچھلے تین سال سے میرے خادم عمران عزیز قریشی ولد عبد العزیز قریشی کے عرصہ میں کئی بار جھگوں کے دوران وہ کتنا کہ میں تمیں طلاق دینا ہوں کے افاظ استعمال کر پکھا ہے۔ ایک بار جھگوں سے کے دوران اس نے یہ بھی کہا کہ میں تمیں طلاق دیتا ہوں میں تمیں طلاق دیتا ہوں اور یہ تو یہ بھی دینا ہوں اور یہ تو یہ بھی دینا ہوں میں کئی بار میں تمیں طلاق دیتا ہوں میں تمیں طلاق دیتا ہوں اس واقعہ کے پچھے دونوں بعد اس نے معافی ہاگ کر رجوع بھی کیا۔ اس واقعہ کے تقریباً ڈبیٹ ہمارے بعد پھر جھگوں سے شروع کردئے اور ان میں کئی بار میں تمیں طلاق دیتا ہوں کے افاظ کے تقریباً 8 ماہ پہلے اس نے ایک جھگوں سے کے دوران مجھے پھر یہ لکا میں تمیں طلاق دیتا ہوں میں میری رہنمائی کریں، میں مشکوں ہوں طلاق دیتا ہوں پھر تقریباً ہر ماہ بعد بھی دوبار اور بھی ایک بار میں تمیں طلاق دیتا ہوں کہتا رہا۔ برائے مرا بانی اس مسئلہ کر شرعاً حیثیت (امل حدیث کے مولف کے مطابق) کے بارے میں میری رہنمائی کریں، میں مشکوں ہوں (گی؟) (سانکھہ: غزالہ نازلی بنت غلام نبی ڈاروں یقنس سوسائٹی لاہور بھاؤنی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

بشرط صحت سوال صورت مسوّله میں واضح ہو کہ رحمی طلاق صرف دو دفعہ طلاق کے بعد یعنی دو دفعہ رجوع کرنے کے بعد یہ تو یہ تیسری طلاق مظاہرہ باہمیہ ہو جاتی ہے، یعنی پھر اس تیسری طلاق کے بعد نہ رجوع جائز ہو گا اور نہ نکاح خانی کی شرعاً اجازت اور بخاتش ہاتھی رہتی ہے۔ تیسری طلاق کے فوراً بعد نکاح اور یہ تو شوہر پر حرام ہو جاتی ہے، یہسا کہ قرآن مجید میں نے فرمایا

الطلاق من تنازع فیناسک بمنزوفٍ أو تمریحٍ باختان... ۲۲۹ ... البقرة

کہ رحمی طلاق دو دفعہ ہے پھر اتوتیک نہیں اور گھر بسانے کی غرض سے یہ تو کو روک لینا ہے یا پھر بدلہ طریقہ کے ساتھ اس کو جھوڑ دینا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں۔ امام ابن کثیر

(آیہ ۱۷۸ طلاق تنازع ایک نہیں فیناسک بمنزوفٍ او تمریحٍ باختان) تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۹۲

کہ جب تم ایک طلاق یا دوسری طلاق دو تو آپ کو اختیار ہے کہ اصلاح کی نیت سے اہنی یہ تو کو لوٹا لو اگر وہ عدت کے اندر ہے اور یہ بھی اختیار ہے نہ لوٹا تو تاکہ اس کی عدت گزرا جائے اور وہ کسی اور سے نکاح کرنے کے قابل ہو جائے۔

: پھر آگے خلع کے بیان کے بعد فرمایا

فَإِنْ طَلَقَنَا فَلَا تَحْلُلْ لَهُمْ بَعْدَ حَتَّىٰ تَنْجُزْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَقَنَا فَلَا جَنَاحَ عَلَيْنَا أَنْ يَسْتَرِجَنَا إِنْ فَلَأْنَا أَنْ يُتَقْبَلَ عَلَوْهُ اللَّهُ

پھر اگر اس کو (تیسری) طلاق دے ڈالے تو اب اس کے لئے طلاق نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سواد و سر اشخاص سے نکاح (شرعی) نہ کرے۔ پھر اگر وہ دوسرہ شوہر بھی اس کو طلاق دے دے تو ان دونوں کو مل جوں کر لیں میں گناہ نہیں بشرطیکہ بہ جان لیں کہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔

(). امام ابن کثیر حتی تنجیز زوجاً غیره کی تفسیر میں رقمطر ازہیں: آیہ ۱۷۸ طلاق ارجل امراته طبیعتاً نہیں بعدما ارسل علیها الطلاق مرتبین فانجا تحرم علیها) تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۹۲

جب کوئی شخص اہنی یہ تو کو دو طلاقین دے چکنے کے بعد تیسری طلاق بھی دے دے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ جب تک کسی دوسرے مرد سے باقاعدہ شرعاً نکاح نہ ہو، یہم بستری ہو پھر وہ دوسرے شوہر مر جائے یا کسی پیشگی معاہدہ کے بغیر اہنی مرضی سے طلاق دے دے تب عدت گزرا کرو ہلپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ حالانکہ کیا گیا نکاح باطل اور حرام ہے۔ یونکہ آپ کے سوال نامہ کے نظر کشیدہ تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کا شوہر عمران عزیز قریشی تین سے زائد موقع پر وقفہ و قصہ سے متعدد طلاقین دے میٹا سے، امدا نکاح ٹوٹ چکا ہے اور یہ نکاح اسی وقت ٹوٹ گیا تھا جب اس نے دو رجوعوں کے بعد آپ کو تیسری طلاق دی تھی۔ پس اگر آپ اب بھی اس کے ساتھ بطور یہ کے آباد ہیں تو یہ ساری کارروائی زنا اور سفاح ہے۔ آپ فواراً اس سے علیحدہ ہو جائیں اور تیسری طلاق سے لے کر اب تک کے میں جوں کو اللہ سے معافی ہاگیں اور توہہ کریں۔ مشتعل کسی قانونی سقلم کا ہر گزہر گزہمدار نہ ہو گا

خداما عندی و اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

۸۲۹ص۱۶

محدث فتویٰ

